سوال

(809) نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس موضوع سے متعلقہ دلائل کا تتبع اور استقراء کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ بعد از عصر نماز کے بارے میں وارد احادیث متعدد اقسام پر مشتمل ہیں:

۱۔ مطلقاً منع

۲۔ عصر کے بعد نماز ممنوع ہے، اِلّایہ کہ سورج سفید اور بلند ہو۔

۳۔ عین غروب کے وقت نماز کا قصد کرنا منع ہے۔

احادیث کے بظاہر تعارض واختلاف کی بناء پر ائمہ کرام کے مذاہب ومسالک بھی مختلف ہیں۔ میرے خیال میں ان روایات کی تطبیق وتوفیق اور وجہ جمع یوں ہو سکتی ہے، کہ اصلاً عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کا وقت مکروہ وقت کہلاتا ہے۔ تاہم جب تک سورج بلند ہو اور سفید وزرد رہے، تب تک کراہت خفیف (ہلکی) ہے۔ جس میں رواتب (مؤکدہ سنتیں) وغیرہ کی قضاء کا جواز ہے۔ جن احادیث یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے مطلقاً جواز کا پہلو مترشح ہوتا ہے، وہ بھی اسی پر محمول ہوں گی۔

یاد رہنا چاہیے، کہ کسی بھی معاملے میں جواز یا عدمِ جواز کا نظریہ اختیار کرتے وقت سبب کو ملحوظ رکھنا بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ فرعی مسائل کو اس اساس پر پرکھنا چاہیے، کہ آیا ان میں بھی اس قسم کی وجوہات پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ واضح ہو کہ وجہ جمع میں ادنیٰ سی مناسبت ہی کافی ہوتی ہے، جو تعارض واختلاف دور کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔

عین غروبِ آفتاب کے وقت نماز کا قصد کرنا بلاشبہ شدید ترین کراہت ہے، یہاں تک کہ بعض اہلِ علم سببی نماز (تحیة المسجد وغیرہ) کے جواز کے قائل ہونے کے باوجود، اس وقت انتظار میں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتے ہیں، تاکہ آدمی کراہت کی شدت سے بچ سکے۔ شیخنا علامہ البانیسوال: کا اسی پر عمل تھا۔ ویسے بھی نہی کو جواز پر مقدم سمجھا جاتا ہے۔ اس بناء پر مطلقاً جواز کی بجائے، سابقہ شروط وقیود سے مقید کر دیا جائے، تو درست ہے۔ بہر صورت علی الاطلاق عصر کے بعد نوافل کا قائل ہونا میرے نزدیک محلِ نظر ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:689

محدث فتویٰ